اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

ابھی سولہ ماہ پہلے کراچی میں ایک بہت بڑے مذہبی جلسہ میں جو ہر سال میلاد مصطفیٰ کانفرنس کے نام سے نشتر پارک میں برس ہا برس سے ہوتا چلا آرہا ہے، بم دھما کہ یا خودکوش وخودکش حملہ کے ذریعہ ممتاز مذہبی رہنماؤں اور مذہب سے پیار کرنے والی عوام کی ایک بڑی تعداد کوخون کی ہولی کھیل کرموت کی نیند سلادیا گیا۔ مرنے والے کون تھے شہادت کس کس کو ملی، کچھ عرصہ بعد سوائے عزیز واقارب کے، لوگ بھول جائیں گے مگر ایک بات ہر کوئی یاد رکھے گا کہ ایک مذہبی جلسہ پر شب خون مارا گیا تھا۔ مرنے والے اکثریت میں داڑھیوں والے اور چہروں مہروں سے عالم یا عالموں سے فیض یافتہ لگتے تھے۔ بیرون ملک موجود اپنوں اور پرایوں نے بھی یہی دیکھا کہ مذہبی لوگ ہیں اور خون میں نہا رہے ہیں۔ بعض نے انہیں مذہبی جنونی کہا ہوگا تو بعض نے دہشت گرد ٹھہرایا ہوگا۔ مرنے والوں کو کوئی بھی نام دیا جائے مگر یہ تو طے ہے کہ نقصان مذہبی جماعتوں کا اور مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ہوا۔ جو مذہب بیزار ہیں ان کا تو کچھ نہیں بگڑا بلکہ ان میں سے بعض کو مذہب دشمنی اور مذہب فوبیا کی بیماری کے باعث کچھ سکون محسوس ہوا ہوگا۔ اس واقعہ کو مختلف لوگوں نے مختلف رنگ دیئے، سرکاری و درباری لوگوں نے اپنے اپنے مفادات کے مطابق مختلف رنگ دینے کی کوشش کی، اس کی ایف آئی آر درج کرانے سے لیکر مدعی بننے اور کیس لڑنے سے لے کر معاوضے مانگنے بانٹنے اور انصاف طلب کرنے تک کئی معاملات تھے جن میں اختلافات اخبارات کی نذر ہوتے رہے۔ بعض نے اللہ تعالی کے ہاں ایف آئی آر درج کرائی، تو بعض نے رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ کیا، انتقام کی صدائیں بھی بلند ہوئیں مگر کس سے؟ مختلف لوگوں کو مختلف لوگوں سے انتقام لینا تھا سو ہر کوئی اپنے اپنے دشمن سے انتقام لینے کی باتیں کرتا رہا اور سرد جنگ کی طرح سرد انتقام کے بعض مناظر بھی دیکھنے کو ملے۔ تاہم کسی گرم انتقام کی کوئی خبر الحمد للہ نہیں نظر پڑی۔ اس واقعہ کو کسی نے مسلکی تعصب کا

☆ گستاخ رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ☆

شاحسانہ قرار دیا تو کسی نے ابھرتی ہوئی طاقت کو کچلنے کے لئے کسی بڑی مچھلی کی طرف سے چھوٹی مچھلیوں کو نگلنے کا واقعہ قرار دیا۔صورت حال کچھ بھی رہی ہو، نقصان تو مذہبی قوتوں کا ہوا۔اور کمزور مذہبی فریق کو کیا گیا نہ کہ کسی لامذہبی گروپ کو۔

لاہور میں ایک مذہبی جلسہ وجلوس کو منتشر کرنے کے بہانے جو کچھ کیا گیا وہ بھی مذہب بیزاری کا کھلا اعلان تھا اور اب نشتر پارک کے سانحہ عظیمہ کے سولہ ماہ بعد اسلام آباد میں ایک ایکشن ری پلے ہوا ہے، اس میں بھی لوگوں نے دیکھا کہ مرنے والوں کی داڑھیاں ہیں، زخمی مرد چہرے مہرے سے مذہبی لگتے ہیں، عورتیں ہیں تو ان کے نقاب وحجاب ان کی مذہبیت کو ظاہر کررہے ہیں۔ ٹی وی کی سکرین پہ بیٹھا جرمنی وجاپان میں ایک شخص بھی یہی دیکھ رہا ہے کہ کچھ نوجوان ہیں اور مذہبی ہیں جن کے جسم ننگے کرکے جن کی قمیصیں اتار کر مشکیں کسی جارہی ہیں۔اور یوکے وامریکہ میں بیٹھا شخص بھی یہی دیکھ رہا ہے کہ مذہبی لوگوں کی پٹائی ہورہی ہے۔ برقعہ پہنا کر ایک عالم دین کو اور مذہب کے پرچارک کو بھاگتا ہوا اور فرار ہونے کی کوشش کرتا ہوا دکھایا گیا اور ایک مذہبی رہنما کی تضحیک وتوہین کی گئی۔ہزاروں انسانوں کو گولیوں سے چھلنی کرکے موت کی وادی میں دھکیل دیا گیا۔اور اس عمارت کو بھی بموں اور گولوں سے اڑتا دکھایا گیا جس میں لوگ مذہب کی تعلیم وتربیت پارہے تھے۔اور وزیر مذہبی امور جن کی قدم بوسی کو اکثر آیا کرتے تھے۔

غرضیکہ مذہب سے پیار کرنے والوں کی ساری دنیا میں جگ ہنسائی کا سامان کرنے اور مذہب سے متنفر کرنے کی اس کوشش کو، سولہ ماہ قبل ہونے والی مذہب سے نفرت پیدا کرنے کی اس سازش سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا۔

دونوں واقعات میں ٹارگٹ (ہدف) ایک ہی ہے افراد مختلف ہیں، ڈائیریکٹر ایک ہی ہے اداکار مختلف ہیں، غرض ایک ہی ہے انداز مختلف ہیں، یہاں دن دہاڑے چھپ کر حملہ ہوا، وہاں رات کی تاریکی میں اعلانیہ جنگ ہوئی، مقاصد کے اعتبار سے دونوں میں مماثلت ہے اور وہ ہے مذہب کو کمزور کرنا مذہب سے محبت کو کم کرنا، مذہب سے متنفر کرنا کبھی دہشت زدہ کرکے کبھی دہشت گرد کہہ کے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اسلام آباد والے مذہبیوں کے عزائم کیا تھے؟ مگر کراچی والوں سے زیادہ مختلف نہ تھے، دلوں کے حال اللہ جانتا ہے مگر جو سنا پڑھا اور دیکھا وہ تو یہ تھا کہ، وہ یہ کہ رہے تھے کہ اس ملک

☆ بیع منابذہ یہ ہے کہ: بائع مبیع کو مشتری کی طرف پھینک دے ☆

میں نظام شریعت نافذ کرو، حرام کاری کے اڈے بند کرو، مساج سنٹرز بند کرو، ڈیڈیو اور سی ڈی کے شرمناک کاروبار کو بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وغیرہ

نشتر پارک کے جلسہ عید میلاد میں ہر سال یہی مطالبہ ہوتا ہے، کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ رائج کرو، جو ایک جامع مطالبہ ہے جس میں مذکورہ بالا سب مطالبات آجاتے ہیں۔

دونوں جگہ مذہبی لوگوں کے مطالبات یکساں ہیں، کہنے کو ہر کوئی کہ سکتا ہے کہ ہم اپنے مطالبات میں، مخلص ہیں فلاں مخلص نہیں مگر بات تو ہر ایک پوری قوت سے ایک ہی کہ رہا ہے کہ مذہب نافذ کرو۔ چنانچہ پیغام بھی دونوں کو یکساں دیا جارہا ہے کہ ان مطالبات پر اصرار کروگے شدت اختیار کروگے، تو حشر یہ ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لئے کہ عالمی نظام (نیو ورلڈ آرڈر) میں مذہبی لوگوں کو سر اٹھا کے چلنے کی اجازت نہیں اب یہ فیصلہ کرنا مذہبی لوگوں کا کام ہے کہ وہ مذہب سے تائب ہوتے ہیں، منظر سے غائب ہوتے ہیں یا خم ٹھونک کر اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مذہبی لوگوں کے پاس سے اسلحہ کیوں برآمد ہوتا ہے؟ انہیں تو غیر مسلح پرامن شہری ہونا چاہئے تو یہ بھی ایک غیر مذہبی انداز فکر ہے ۔مذہب تو یہ کہتا ہے۔ **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوالله وعدوكم** ....

اس "لھم" میں کون مدِمقابل ہے؟ کون ہے ایک مذہبی ریاست کا مدمقابل؟ کون ہے ایک مذہبی حاکم کا مدمقابل؟ کون ہے ایک مذہبی شخص کا مدمقابل؟ اور عدواللہ کون ہے وہی جو عدوکم ہے یا کوئی اور؟ عدوکم مذہبی لوگوں کا کون ہے جو مذہب کا پرچار کرتا ہے؟ جو مذہب کو پھلتا پھولتا اور ترقی کرتا دیکھنا چاہتا ہے؟ جو مذہب کے اقتدار کا خواہاں ہے؟ جو مذہب پر عامل ہے اور عمل کا فروغ چاہتا ہے یا جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

آج کل بعض بظاہر مذہبی لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ، دہشت گرد گالی ہے، دہشت قائم کرنا ظلم ہے، دہشت پیدا کرنا جرم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر ایسا کہنے والوں نے کیا کبھی ان الفاظ پر غور کیا، **ترهبون به عدوالله وعدوكم** ۔۔۔۔۔۔۔**ارھاب** کیا ہے؟ دشمن کے دل میں دہشت بٹھانا ہی تو ارہاب ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور ارہاب اردو میں دہشت ہے۔ جو دشمن کے دل میں ارھاب، یعنی دہشت بٹھا دے وہی دہشت گرد کہلاتا ہے تو پھر یہ گالی کیسے ہوئی

☆بیع مرابحہ: خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا☆

----------ظلم کہاں سے ہوا----------جرم کیسے بنا----------اس کا تو قرآن نے حکم دیا ہے۔ہاں مگر اپنوں کو دہشت زدہ کرنا ، اپنے ملک کو دہشت کی آماجگاہ بنانا ، اپنی قوم کو دہشت سے تاراج کرنا یہ ضرور ایسی دہشت گردی ہے جو مذموم ہے۔ایک مذہبی (اسلامی) حکومت کا تو یہ فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے (کافر) دشمن کو دہشت زدہ رکھے۔اور اسکو مزید دہشت زدہ کرنے کے سارے حربے اور ہتھیار استعمال کرے۔رباط الخیل۔ہر دور کے تقاضوں کے مطابق مربوط رکھے۔جنگجوؤں (فوجیوں) کی تربیت میں کمی نہ آنے دے۔تاہم دشمن قبائل کے بیچم بیچ رہنے والے ایسے مسلمان قبیلہ کو بھی یہی حکم ہے، جسے دشمن سے خوف لگا رہتا ہو، دشمنوں کے درمیان رہنے والے اس تنہا مسلمان کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ دشمن سے غافل نہ رہے ، اور ایک عالم دین جو یہود ونصاری، اور کافروں کے خلاف اپنی زبان وقلم سے برسرپیکار ہو اور حکومت جس کی حفاظت کا ذمہ نہ لے سکتی ہو اسے بھی یہی حکم ہے کہ وہ دشمن سے حفاظت کا سامان رکھے ،حکومتیں اپنے شہریوں کو اسلحہ کالائسنس کیوں جاری کرتی ہیں؟ مال وجان کی حفاظت کی خاطر، جانے یا انجانے دشمن پر دہشت طاری کرنے کی خاطر یا محض دکھاوے کے لئے؟

اسلام آباد کے مذہبی لوگوں کے خلاف کاروائی کی ذمہ داری مذہب (اسلام) دشمن طاقت نے تسلیم کرلی ہے اور مزید کاروائیوں کے لئے اعلانیہ کہہ دیا ہے کہ وہ جب چاہیں گے جہاں چاہیں گے بغیر اجازت واطلاع براہ راست کاروائی کریں گے۔کراچی کے مذہبی لوگوں کے خلاف ہونے والی کاروائی دبے لفظوں مذہب دشمن تسلیم کرچکے ہیں اعلان کسی بھی وقت متوقع ہے۔

عالمی غنڈوں کے اس اعلان کے بعد کہ وہ جہاں چاہیں گے جب چاہیں گے کاروائی کرنے میں آزاد ہیں، ملکی سالمیت اور حکومت کی رٹ (writ) کیا رہ جاتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ پوری قوم کے لئے یہ ایک کڑے فیصلے کا وقت ہے وہ فیصلہ جو بہت پہلے ہوجانا چاہئے تھا، باوقار زندگی یا عزت کی موت کا فیصلہ۔اور یہ فیصلہ مذہب کو ایک طرف رکھ کر نہیں کیا جاسکتا۔

مذہب بیزار یاد رکھیں ۶۵ اور ۷۱ کی جنگوں میں فوجی جوانوں اور سویلین رضا کاروں نے ،اور اسی کی دہائی میں روس کے خلاف لڑنے والوں نے ، لامذہبیت کی خاطر نہیں مذہب کی خاطر دشمن کے سامنے اپنے سینے سپر کئے اور شہادتوں کا انتخاب کیا۔انہوں نے اپنی جانیں اللہ کے لئے اور اللہ

☆بیع سلم: قیمت پہلے ادا کرنا اور بیع بعد میں مقررہ مدت پر وصول کرنا☆

کے دین کے غلبہ کے لئے دیں۔ آج بھی کوئی فوجی یا سولین اگر موت سے نہیں ڈرتا اور شہادت کی آرزو رکھتا ہے تو کیوں؟ اس لئے کہ مذہب نے اسے شہادت کی تمنا سکھائی اور عظمت بتائی ہے۔

یہ سمجھ چکنے کے بعد کہ نیو ورلڈ آرڈر مذہب (اسلام) کا خاتمہ چاہتا ہے، اب خود مذہب کے ماننے والوں اور مسلمان کہلانے والوں کی جانب سے مذہب کے خلاف کاروائیاں بند ہونی چاہئیں اور مذہبیوں کے خلاف محاذ آرائی ختم کی جانی چاہئے۔ یہ اللہ کی اطاعت کا تقاضا بھی ہے اور ملکی سلامتی کا تقاضا بھی۔

اللہ رب العزت ہماری فوج اور سول مقتدرہ ومنتظمہ کو، اور عوام وخواص کو بھی خالص مذہبی (اسلامی) فکر اپنانے اور مذہب کے خلاف پیدا ہونے والی اس نہایت نازک بین الاقوامی صورتحال میں قرآن وسنت کے مطابق اپنا مذہبی کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

رب العالمین مذہب کے نام لیواؤں، مذہب کے محافظوں، مذہب کے پرچارکوں، مذہب سے محبت کرنے والوں اور مذہب کا غلبہ قائم کرنے کی کوشش کرنے والوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ۔(آمین) اور اللہ تعالی ہمارے دیکھتے دیکھتے پوری دنیا پر اپنے سچے دین کو غالب فرمادے اور اسے مغلوب دیکھنے کی خواہش رکھنے والوں کو اس کے غلبہ کے ثمرات واثرات و برکات دیکھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

کراچی ہو کہ اسلام آباد، کابل ہو کہ بغداد، مذہب کے ماننے والے پیدا ہوتے رہیں گے، جانوں کے نذرانے مذہب کی حفاظت کے لئے پیش کئے جاتے رہیں گے اور .... **لیظهره علی الدین کله** کی شان ایک دن ضرور ظاہر ہوکر رہے گی۔ کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے

------------------- **وان الله لا یخلف المیعاد** -------------------

(اور اللہ کبھی بھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا)

اپنے پیاروں کو عالم بناؤ .... اپنا پیارا ملک بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی .... دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا

یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے .... دنیاوی علم محض وسیلۂ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے .... عالم بنئے .... جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے۔

تحریکِ فروغ علم